کے ساتھ پڑھنا چاہیے، اس کا نام "توضیح المقاصد وتصحیح القواعد بشرح قصیدۃ ابن القیم" ہے۔

تعجب تو کوثری وغیرہ پر ہے جو صفاتِ الٰہی میں "مسلک تفویض" سلف کی جانب منسوب کرتے ہوئے ڈرتے نہیں، اگر ان کے دل سلف کی تکریم وتقدیر کے نیک جذبات سے عاری ہیں، جو انہیں شانِ اسلاف میں نازیبا باتیں کہنے سے باز رکھتے، تو کیا انہیں اسلاف سے علماء کی نقل کردہ وُہ عبارتیں بھی دیکھنے کو نہ مل سکی تھیں جو صرف ایک ہی نقطہ (منکرین صفات معطلہ اور مشبہہ کے نقطہائے نظر کی تردید کے ساتھ صفاتِ الٰہی کا کماحقہ اثبات) کے ارد گرد گھومتی ہیں۔

(باقی آئندہ)

شعر وادب

حمد باری تعالیٰ

جناب راسخ عرفانی

ڈوبتے دل کا تو جہ میں سہارا تو ہے
میں تو بیتاب ہوں گرداب میں قطرے کی طرح
تیرے الطافِ مسلسل سے ہوں زندہ یا رب
کوئی بھی آنکھ نہیں جس نے کہ دیکھا ہو تجھے
دیدہ و دل کا مکاں تیری ضیا سے روشن
تُو جو چاہے تو سرابوں سے بھی چشمے پھوٹیں

مری سوچوں کے سمندر کا کنارا تو ہے
راحتِ رُوح کی سمتوں کا اشارا تو ہے
میں ہوں بیمار مرے درد کا چارا تو ہے
پھر بھی حیرت ہے کہ ہر آنکھ کا تارا تو ہے
حسن احساس ہے تو جانِ نظارا تو ہے
ظلمتِ یاس میں امید کا تارا تو ہے

کوئی زردار ہو یا راسخ بے مایہ ہو،
سب پہ ہے تیرا کرم سب کا سہارا تو ہے